وبائی صورتحال میں طبّی ماہرین کی ہدایات اور ہماری شرعی ذمہ داریاں

ڈاکٹر محمد عادل adil.fareedi86@gmail.com

تھیالوجی ٹیچر، خیبر پختونخوا ایلمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

اسلام آخری آسمانی دین ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مکمل اور فطرت کے مطابق بنایا کہ 14 صدیاں گزرنے کے باوجود بھی اس کے احکامات قابل عمل ہیں۔ انسان کو چاہے جیسے بھی حالات درپیش ہوں، خوشی ہو یا غم، امن ہو یا جنگ، صحت ہو یا بیماری، اسلام انسان کو مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ صرف قرآن کریم کی شکل میں محفوظ ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد صحابہؓ نے عملی طور پر اسے سمجھا بھی دیا ہے۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان کسی بھی قسم کی صورتحال میں ہمیں سب سے پہلے علماء اسلام سے رہنمائی لینی چاہیئے کہ شریعت کا حکم کیا ہے اور اس کا عملی نفاذ کس طرح ممکن ہوگا۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں وبائی صورتحال کے حوالے سے شرعی احکامات کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بھی جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ حکومت کو وبائی صورتحال میں کس حد تک اختیار حاصل ہے اور حکومتی احکامات کے حوالے سے شرعی طور پر عوام کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

وبا کے دوران طبّی ماہرین کی تجویز کردہ احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا

وبا و بیماری علمِ طب کے مضامین میں سے ہے، لہٰذا ایسے مواقع پر شریعت پہلے طبّی ماہرین سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے پھر علماء ان کے ہدایات و تجاویز کی روشنی میں فتویٰ دیتے ہیں۔ فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظائر موجود ہیں، جیسے رمضان میں بیماری کی صورت میں روزہ چھوڑنا تب جائز ہوگا جب ماہر طبیب کہے کہ روزہ رکھنا مضرِ صحت ہو سکتا ہے[1]۔ ایک حدیث مبارک کے مطابق ایسے معاملات میں ابتداءً مفتی کی بجائے ماہرین سے مشورہ کا اشارہ ملتا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو وہاں کے کسان کھجور کے مادہ درختوں میں نر کا پیوند لگاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ اس سے کھجور کی افزائش کم ہو گئی ہے، تو انہوں نے فرمایا:

"أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ"[2]

ترجمہ: تم اپنے دنیوی امور سے خوب واقف ہو۔

جہاں شرعی امور میں ابتداءً ہی علماء کی طرف رجوع کیا جاتا ہے وہی دنیوی امور میں متعلقہ ماہرین کی ہدایات کی روشنی میں علماء و مفتیان کرام شرعی رہنمائی کریں گے۔ لہٰذا مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ وبا کے متعلق مستند طبّی ماہرین کا فیصلہ حجت مانا جائے گا۔

یاد رہے کہ شریعت کے حدود کے اندر حاکم (حکومت وقت) کی اطاعت شرعاً ہر مسلمان پر واجب ہے، مسند احمد کی روایت ہے:

"السمعُ والطاعةُ علِى المرء فيما أَحبَّ أو كَره"[3]

ترجمہ: مسلمان پر امیر کی اطاعت واجب ہے، خواہ اس کو پسند ہو یا ناپسند۔

وبا کے اوقات میں طبّی ماہرین کی طرف سے جاری کردہ احتیاطی تدابیر (SOPs) کو جب حکومت وقت نافذ کریں، توان پر شریعت کے حدود کے اندر عمل کرنالازم ہے۔وبائی صورتحال میں حکومت اگر طبّی ماہرین کے مشورے سے کسی جائز چیز پر بھی پابندی لگائے، تواس چیز کی خرید وفروخت اوراستعمال ناجائز ہوجائے گی۔دورحاضر کے مشہور فقیہ مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

"اسلامی شریعت نے حکومت وقت کو یہ اختیار دیا ہے کہ کسی عمومی مصلحت کے تحت کسی ایسی چیز یا ایسے فعل پر پابندی عائد کرسکتی ہے جو بذات خود حرام نہ ہو بلکہ مباحات میں سے ہو، لیکن اس سے کوئی اجتماعی خرابی لازم آتی ہو۔جیسے فقہاء نے لکھاہے کہ ہیضہ کی وباء کے وقت حکومت خربوزہ کھانے اور بیچنے کو ممنوع قرار دے تواس وقت خربوزہ کھانااور بیچناممنوع ہوجائے گا[4]"۔

طبّی ماہرین کی طرف جاری کردہ احتیاطی تدابیر دوقسم کی ہوسکتی ہیں،ایک انفرادی احتیاطی تدابیر جن کا تعلق فرد کے ساتھ ہواور دوسری قسم کی احتیاطی تدابیر اجتماعی عبادات سے متعلق ہیں۔طبّی ماہرین ایسی پابندیاں تجویز کریں جو عبادات کی روح کے منافی نہ ہوں اور علماء شرعی طور اس کو جائز سمجھتے ہوں، توان پابندیوں کا خیال رکھناشرعاً بھی لازم ہوگااوران پابندیوں کی خلاف ورزی شرعاًو قانوناًجرم تصور ہوگا۔

انفرادی احتیاطی تدابیر میں مصافحہ ومعانقہ، بلاضرورت گھر سے نکلنے،اور افراد کے درمیان فاصلہ رکھنے وغیرہ کے حوالے سے اسلامی کتب کے ذخیرہ میں مثالیں موجودہیں، جیسے صحیح مسلم کی روایت ہے:

"كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ"[5]

ترجمہ: وفد ثقیف میں ایک جذامی شخص تھا(بیعت کے لئے آیا تھا)،رسول اللہ ﷺ نے اسے پیغام بھیجا کہ ہم نے تجھے بیعت کر دیا ہے، لہٰذا واپس چلے جاؤ۔

اس حدیث مبارک میں بیمار سے دور رہنے کے حوالہ سے ہدایت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے آنے سے پہلے واپس جانے کے احکامات جاری کئے۔اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ بیماری میں مبتلالوگوں کو آبادی سے الگ ہونے کا حکم دیاجاسکتاہے[6]۔لہٰذا حکومت کوبجاطورپر انفرادی پابندیوں کے ذریعے نقل وحرکت محدود کرنے، بیماروں کو آبادی سے الگ رکھنے وغیرہ کااختیار حاصل ہے۔

اسی طرح اجتماعی عبادات جیسے حج، عمرہ، جماعت اور جمعہ کی نماز کے حوالے سے طبّی ماہرین ایسی پابندیاں تجویز کرسکتے ہیں، جو شرعاً قابل عمل ہوں۔پہلے بتایا گیاہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور مختلف حالات میں اس کے احکامات میں گنجائش رکھی گئی ہے، لہٰذا مخصوص حالات میں باجماعت نماز چھوڑنے اور جمعہ کی شرائط میں رخصت کی مثالیں علماء وفقہاء نے کتب میں بیان فرمائی ہیں، جیسے بارش کے دوران گھر پر نماز کا پڑھنے کی اجازت دی گئی، جبکہ صحیح البخاری کی روایت ہے:

"مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا"[7]

ترجمہ: جواس بدبودار درخت (لہسن) میں سے کھائے، تووہ مسجد میں نہ آئے۔

اس حدیث مبارک میں انسانوں اور فرشتوں کو ایذاء سے بچانے کے لئے بدبودار اشیاء کھانے کے بعد باجماعت نماز کے لئے مسجد میں آنے سے منع کیا گیاہے۔ مریض یا ایسے افراد جو لوگوں کی تکلیف کا باعث بنے، بھی اس حدیث کے عموم میں داخل ہیں، جیسے علامہ بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں:

"وَكَذَلِكَ ألحق بذلك بَعضهم من بِفِيهِ بخر، أَو بِهِ جرح لَهُ رَائِحَة، وَكَذَلِكَ القصاب والسماك والمجذوم والأبرص أولى بالإلحاق"[8]

ترجمہ: اسی طرح اس کے ساتھ بعض ائمہ نے اس کو بھی شامل کرتے ہیں جس کے منہ سے بدبو آتی ہو یا جسے بدبودار زخم لگا ہو۔اسی طرح قصاب، مجذوم اور کوڑی والا بھی بطریقہ اولی اس کے ساتھ شامل ہیں۔

بلکہ بعض فتاویٰ میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ مسجد کی کمیٹی یا دیگر لوگ بھی ایسے مریضوں وغیرہ کو مسجد میں داخلہ سے روک سکتے ہیں، جیسے کفایت المفتی میں ہے:

"ان صورتوں میں خود مجذوم پر لازم ہے کہ وہ مسجد میں نہ جائے اور جماعت میں شریک نہ ہو، اور اگر وہ نہ مانے تو لوگوں کو حق ہے کہ وہ اسے دخولِ مسجد اور شرکتِ جماعت سے روک دیں اور اس میں مسجد محلہ اور مسجد غیر محلہ کا فرق نہیں ہے، محلہ کی مسجد سے بھی روکا جاسکتا ہے تو غیر محلہ کی مسجد سے بطریقہ اولیٰ روکنا جائز ہے[9]"۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض بدبو کی وجہ سے لوگوں کو ایسے شخص کو مسجد سے روکنے کا حق ہے، تو وباء کی صورت میں جب دوسرے لوگوں کی صحت و زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور طبّی ماہرین بھی منع کرتے ہوں، تو بلاشبہ حکومت کو ایسی صورت میں پابندی کا حق حاصل ہے اور خود وباء سے متأثرہ شخص کا بھی اخلاقی و مذہبی فرض بنتا ہے کہ مسجد نہ آئے۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ واضح ہو گیا کہ اجتماعی عبادات کے حوالے سے طبّی ماہرین کی پابندیاں اگر شرعاً صحیح ہوں تو اس پر عمل لازم ہے، مثلاً خاص حالات میں جمعہ کی نماز جامع مسجد کی بجائے عوامی مقامات جیسے حجروں وغیرہ میں پڑھنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے کہ امام کے علاوہ تین افراد بھی ہوں تو جمعہ پڑھنا جائز ہے، تو صحت عامہ کے خطرے کی پیش نظر طبّی ماہرین کی ان ہدایات پر عمل قومی و دینی ذمہ داری ہے۔یہی حکم باجماعت نماز و تراویح وغیرہ کا بھی ہے لہٰذا ان عبادات سے متعلق بھی ماہرین کی طرف سے تجویز کردہ پابندیوں پر عمل لازمی ہے۔

وبا سے نمٹنے کے لئے اسلام کی رہنمائی

کسی بھی وبا اور مرض کی صورت میں اسلام دو طرح سے انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔ایک طریقہ روحانی ہے کہ جس میں گناہوں سے توبہ اور ان مسنون دعاؤں اذکار و اوراد کا پڑھنا جو کتب حدیث میں جابجا منقول ہیں۔دوسرا طریقہ علاج اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا ہے۔

امراض چاہے وبائی ہوں یا غیر وبائی اسلام نے علاج و دوا کے ذریعے اس کے تدارک کی تلقین کی ہے، جیسے ایک موقع پر ایک اعرابی کا علاج و دوا کے متعلق دریافت کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ"[10]

ترجمہ: دوا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت کے سوا ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی ہے۔

اسی طرح صحیح البخاری کی ایک روایت میں ہے:

"فِرَّ مِنَ المجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ"[11]

ترجمہ: مجذوم سے اس طرح بھاگو، جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: یہ حکم امر طبعی یعنی مرض کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں لمس، اختلاط یا سونگھنے کے ذریعہ منتقل ہونے کی وجہ سے دیا گیا کیونکہ اکثر امراض میں عادۃ ایسا ہوتا ہے کہ کثرت اختلاط کی وجہ سے بیماری مریض سے صحت مند انسان میں منتقل ہو جاتی ہے[12]۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہی بات جانوروں کے متعلق بیان فرمائی:

"لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ"[13]

ترجمہ: بیمار (جانور) کو صحت یاب کے پاس نہ لایا جائے۔

بظاہر تو یہ حدیث جانوروں کے متعلق ہے، لیکن اس سے امراض میں تعدی کا ہونا اور اس سلسلے میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ پھر خاص طور وبا کے متعلق تو بالکل واضح حدیث وارد ہوئی ہے جس میں صحت عامہ کے پیش نظر اور وبا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے واضح الفاظ میں ہدایات دی گئی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا"[14]

ترجمہ: جس شہر میں طاعون پھوٹ پڑا ہو، وہاں مت جاؤ، اور اگر پہلے سے اس شہر میں ہو، تو وہاں سے باہر نہ جاؤ۔

اس حکم کی حکمت یہی ہے کہ وبا اس علاقہ تک محدود رہے اور اس سے باہر نہ جانے پائے، اسی طرح باہر کے آدمی کو اس علاقے میں داخل ہو کر خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔علامہ محی الدین نوویؒ فرماتے ہیں کہ جب وبا سے متاثرہ لوگوں کی تعداد بڑھ جائے تو ان کے لئے آبادی سے الگ ایک جگہ مختص کی جائے، البتہ ان کے ضروریات زندگی سے ان کو روکا نہیں جاسکتا[15]۔

مذکورہ بالا حدیث اور اس کی تشریح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وبا کے شکار لوگوں کی تعداد محدود ہو تو ان کو ایک الگ جگہ قرنطینہ کیا جائے گا اور اگر وبا نے پوری آبادی کو لپیٹ میں لے لیا ہو، تو اس جگہ کا لاک ڈاؤن کرنا اور وہاں داخل ہونے اور وہاں سے باہر نکلنے پابندی لگانا بھی اسلامی تعلیمات میں شامل ہے، البتہ یہ بات مد نظر رکھی جائے گی کہ قرنطینہ اور لاک ڈاؤن دونوں صورتوں میں ان لوگوں کو ضروریات زندگی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

نتائج

- دیگر حالات کی طرح وبا کے وقت بھی شریعت اسلامی بھرپور رہنمائی فراہم کرتی ہے اور اس کے احکامات پر عمل کر کے اخروی نجات کے ساتھ وبا کے نقصان اور پھیلاؤ کو محدود کیا جاسکتا ہے۔
- وبا ایک طبّی معاملہ ہے لہٰذا اس میں طبّی ماہرین کی آراء کو مد نظر رکھ کر فتویٰ جاری کیا جائے گا۔
- حکومت کی طرف سے ایسے احکامات جو شریعت کے اصولوں سے متصادم نہ ہوں، ان پر عمل نہ کرنا شرعاً و قانوناً جرم ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 البحرالرائق، ابن نجیم زین الدین بن ابراہیم،2: 307، دار الکتاب الاسلامی ، بیروت

2 صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر:2363

3 مسند احمد، حدیث نمبر:4668

4 اسلام اور جدید معیشت و تجارت، مفتی تقی عثمانی، ص41، دار الاشاعت، کراچی

5 صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث نمبر:2231

6 المنہاج شرح صحیح مسلم ،یحییٰ بن شرف النووی،14: 228،داراحیاءالتراث العربی،بیروت،1392ھ

7 صحیح البخاری، کتاب الاذان، حدیث نمبر:853

8 عمدۃ القاری، بدر الدین محمود بن احمد العینی ،6: 146،دار احیاء التراث العربی، بیروت

9 کفایت المفتی، مفتی کفایت اللہ دہلوی،3: 138،دارالاشاعت، کراچی

10 سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الرجل یتداوی، حدیث نمبر:3855

11 صحیح البخاری، کتاب الطب، باب المجذوم، حدیث نمبر:5707

12 فتح الباری، ابن حجر احمد بن علی العسقلانی،10: 160،دار المعرفۃ، بیروت،1379ھ

13 صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا ہامۃ، حدیث نمبر:5771

14 صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، حدیث نمبر:3473

15 المنہاج شرح صحیح مسلم للنووی،14: 228